بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۳ تبوک ۱۳۴۶ھش ۸ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۰۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ سے بخیریت راولپنڈی پہنچ گئے

ضلع راولپنڈی کی جماعتوں کی طرف سے حضور کا والہانہ خیر مقدم

ربوہ ۱۲ ستمبر — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل مورخہ ۱۱ ستمبر کو صبح نو بجے ربوہ سے بذریعہ موٹر کار راولپنڈی روانہ ہوئے احباب نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں جمع ہو کر حضور کو دلی دعاؤں سے رخصت کیا۔ روانہ ہونے سے قبل حضور نے ازراہِ شفقت جملہ حاضر احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔

مربی سلسلہ مکرم محمد شفیع صاحب اشرف نے راولپنڈی سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ حضور معہ رفقا کل شام ۷ بجکر بیس منٹ پر بخیریت راولپنڈی پہنچ گئے گوجرخاں سے دو میل کے فاصلہ پر گوجرخاں اور جنگا بنگیال کے احباب اور ضلع کی دیگر جماعتوں کے نمائندوں نے مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی سرکردگی میں حضور کا والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اور پھر وہاں سے ضلع کی جماعتوں کے نمائندوں کے ہمراہ جو علیحدہ موٹروں میں سوار تھے حضور راولپنڈی روانہ ہوئے

راولپنڈی میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے مکان پر راولپنڈی شہر کے کثیر التعداد احباب نے جو وہاں پہلے سے جمع تھے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہاں بھی حضور نے جملہ حاضر احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○— ربوہ ۱۲ ستمبر۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے ربوہ سے باہر قیام کے عرصہ کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

○— تنزانیہ سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب کے ہاں ۲۰ اگست ۱۹۶۷ء کو دو بچیاں پیدا ہوئی تھیں۔ جن میں سے ایک تو پیدا ہی مردہ ہوئی تھی اور دوسری ۲۳ اگست کو فوت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب نعم البدل کی دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا

قرآن مجید سے یہی ثابت ہے کہ ایمان کی آبپاشی اعمالِ صالحہ سے ہوتی ہے

"یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ جو لکھا ہے کہ بہشت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہونگی تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہاں گایوں کا ایک گلہ ہوگا اور بہت سارے گوالے ہوں گے جو دودھ دوہ دوہ کر ایک نہر میں ڈالتے رہیں گے یا بہت سے چھتے شہد کی مکھیوں کے ہوں گے اور پھر ان کا شہد جمع کر کے نہروں میں گرایا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ بات نہ ہوگی۔ اگر یہی خربوزہ اور تربوز یا انار ہوں گے تو پھر یہ بات ہی کیا ہوئی؟ کافر بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے یہاں اس دنیا میں کھا لئے۔ تم نے آگے جا کر کھائے۔ اس کی حقیقت جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔ یعنی جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجا لاتے ہیں۔ وہ ان باغوں کے وارث ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ گویا جو رشتہ نہروں کو باغ کے ساتھ ہے وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے اور جس طرح پر کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح پر کوئی ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر ایمان ہو اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں پس قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے۔ اس کی حقیقت اور فلاسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اِس دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالمِ آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے۔ اور ان کا ایک خارجی وجود نظر آجائے گا۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آبپاشی اعمالِ صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۷ء

اسلام سائنٹفک طریق سے بھی دہریت کی تردید کرتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائیگا حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں۔ لیکن انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

جس تحدی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔ اس کا جواب نہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آج تک موجودہ زمانہ کا سائنسی فلسفہ ایک چیز بھی ایسی دریافت نہیں کر سکا۔ جو اسلام کے حقیقی چھوٹے سے چھوٹے اصول کو بھی جھٹلا سکے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سائنس اور فلسفہ جو فطرت کے اسرار و رموز معلوم کرتے ہیں۔ اس سے اسلامی اصولوں کی تائید ہوتی ہے نہ کہ تردید اسلام میں کوئی بات بھی ایسی نہیں ہے جس کا عقلی ثبوت نہ دیا جا سکے۔

قرآن کریم نے دہریوں کے ہر اعتراض کا جواب باصواب دیا ہے اور ایسے دلائل ساطعہ بیان فرمائے ہیں کہ کوئی عقلمند ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ پھر ان جوابات کو نہایت مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ سب سے بڑا مشکل سوال وجود باری تعالےٰ کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نہ صرف اس کا جواب دیا ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کے وجود کو براہ راست حاصل کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ چنانچہ جہاں شروع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایمان بالغیب اختیار کرو وہاں آگے چلکر غیب کی تشریح بھی کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ غیب کا مرکزی وجود خود اللہ تعالےٰ ہے۔ وہ بے شک ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے جب دیکھنے کی خواہش کی۔ کہ رَبِّ اَرِنِیْ یعنی اے خدا مجھے اپنا آپ دکھا تو اس کو یہی جواب دیا گیا۔ کہ لَنْ تَرَانِیْ تو مجھ کو دیکھ نہیں سکتا۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ کو اپنا وجود اس طرح دکھا دیا کہ آپ کو کہا کہ عصا کو زمین پر پھینک تو وہ سانپ بن گیا۔ اور جب کہا کہ اس کو اٹھا لے تو اٹھانے پر وہ پھر عصا بن گیا۔ اسی طرح ید بیضا کا نشان آپ کو دیا گیا۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے اپنی جان پہچان کے لئے نشانات کو ذریعہ بنایا ہے ان نشانات میں سے ایک پیشگوئی بھی عظیم الشان نشان ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے سفر میں اہل یورپ کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ کو پیش کیا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی ذات میں پوری ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیشگوئی اس طرح ہے کہ "

"۲۔ نشان۔ صحیح دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں۔ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ۔

ترجمہ۔ یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا۔ یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اول رات میں ہوگا۔ یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا۔ یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ صرف مہدی معہود کے وقت اس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے۔ اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔ اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے۔ جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔ اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا۔ اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے۔ اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خداتعالےٰ نے اس نشان کے بارہ میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا۔ اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو۔ لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۴، ۱۹۵)

یہ پیشگوئی جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ وہاں یہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا بھی ایک ایسا ثبوت ہے جس کا جواب کسی دہریہ کے پاس نہیں۔ جس کی تردید کوئی افلاطون زمانہ نہیں کر سکتا۔ (باقی)

حدیث النبیؐ

قیصر اور کسریٰ کی ہلاکت کی پیشگوئی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلَکَ کِسْرٰی ثُمَّ لَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَھْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ اب اس کے بعد کسریٰ نہ ہوگا۔ اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد قیصر نہ ہوگا اور قیصر اور کسریٰ کے خزانے خدا کی راہ میں (ایک دن) تقسیم کئے جائیں گے

(بخاری الحور العین وصفحہ ۳)

خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے

رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی اتباع کرنا ہم سب کا فرض ہے

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے۔ ربوہ)

خدا تعالےٰ کی رحمانیت کے جلوے چشمِ بینا کے لئے ہر آن جلوہ گر ہیں۔ عالمِ روحانی میں بھی اور عالمِ جسمانی میں بھی۔ کائنات کا ذرہ ذرہ خدائے رحمان کی حمد و ثنا کے گیت گا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جہاں جسمِ انسانی کی بقا کے لئے بہت سے سامان کئے ہیں وہاں روحِ انسانی کی ترقی اور بقا کے لئے بھی کئی سامان فرمائے ہیں تا اُس کا رحمان ہونا ثابت ہو جائے اور بنی نوع انسان اس کے حُسن و احسان کے دلدادہ بن کر اس کے گرویدہ و عاشق صادق بن جائیں۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ
عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا
تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ
کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

(حٰم سجدہ ۳۱ آیت)

(ترجمہ) وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقل مزاجی سے اِس عقیدہ پر قائم رہے۔ اُن پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور غم نہ کرو۔ جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ تھا۔

پھر فرماتا ہے:۔

مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی
فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی
(بنی اسرائیل)

جو اِس جہان میں اندھا رہا وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔

اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ روحِ انسانی کی ربوبیت کے لئے اسی دنیا میں الہام کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا ایک جلوہ یہ ہے کہ وہ نہایت پیار و محبت سے اُس انسان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا اور اسے تسلّی تشفی دیتا ہے اور اپنا وجود اُس پر ظاہر کرتا ہے اور اَنَا الْمَوْجُوْدُ پکارتا ہے۔

جو شرک سے مجتنب رہ کر اپنے دل کے حجروں میں صرف اور صرف اپنے پیدا کرنے والے رب کو جگہ دے کر اپنے اعمال سے ثابت کر دیتا ہے کہ اُس کا رب صرف اللہ ہے اس کی ذات و صفات میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ پھر وہ اِس دعویٰ میں آزمایا بھی جاوے تو استقامت دکھاتا ہے۔ کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ استقامت ہی وہ طریق ہے جس پر چل کر بندہ اپنے خدا کو پا لیتا ہے۔ اور ملائکہ بشارات لے کر اُس کے پاس آتے ہیں۔ یہی وہ جنت ہے جس کا وعدہ انسان کو دیا گیا تھا کہ محبوب اور محب کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہو اور ان کا دائمی پیوند قائم ہو جائے۔ وہ خدا تعالیٰ کی شان کا احساس کر کے ڈرتا رہے کہ کہیں یہ پیوند ٹوٹ نہ جائے اور مزید کوشش کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا
لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

(س ۲۱)

جو ہماری راہ میں کوشش کریں گے ہم ان کو اپنی راہیں سجھا دیں گے۔ اور اُدھر یہ دعا بھی سکھائی کہ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

کہ اے خدا ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے۔ خدا تعالےٰ کے عاشقوں کے لئے دو جنتوں کا وعدہ ہے جیسا کہ فرمایا

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ
جَنَّتٰنِ۔

خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا کامل جلوہ آج سے چودہ سو سال قبل مکّہ کی سرزمین میں ظاہر ہُوا جبکہ سسکتی ہوئی انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ اُس وقت آفتابِ ہدایت مکّہ سے رونما ہُوا تاریک و تار ظلمتوں کو دُور کرنے کے لئے ایک شمعِ ہدایت فروزاں ہوئی۔ اُس کے اردگرد بہت سے عاشق صادق پروانے جمع ہو گئے تا وہ اِس شمع پر قربان ہو جائیں۔ اس شمع کے ذریعے بہت سی مشعلیں روشن ہوئیں اور وہ دائمی حیثیت اختیار کرنے والی روشنی آج تک مختلف مشعلوں میں سے ہوتی ہوئی ہم تک پہنچ رہی ہے۔ یہ تھے ہمارے آقا مجتبیٰ و مقتدیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اوّلین و آخرین کے سردار اور رحمۃ للعالمین۔

اب راہِ سلوک اور بھی آسان ہو گئی۔ روح وجسم کی سب کدورتیں دھلنے لگیں اور حضور اکرم کے ذریعے یہ مژدۂ جانفزا سُنایا گیا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ
النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ
وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا

یعنی جو لوگ (بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء۔ صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔

وہ انعام جو پہلے بلاواسطہ اللہ تعالےٰ جسے چاہتا تھا دیتا تھا۔ اور وہ سب انعام اِس مقدس وجود اور مطہر آقا کی پیروی اور اطاعت سے ملنے لگے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اِس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔"

(کشتی نوح صـ ۲۳)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ سب نعمتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے بلکہ یک طرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف وگزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالےٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اُس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اُس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اُس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے تب خدا جو اس کے دل

کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلی کے ساتھ اُس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اُترتا ہے اور اسکے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳)

ایک اور جلوہ جو خداتعالیٰ کی رحمانیت کا ہُوا وہ قرآن کریم کا نزول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی مکمل کتاب نازل فرمائی جو ہر قسم کے انسانوں کے لئے اور ہر وقت کے انسانوں کے لئے مکمل ضابطۂ حیات اور رہنما ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن پر عمل کر کے اپنی زندگی میں تمام دنیا کو دکھا دیا۔ گویا آپ مجسّم قرآن تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ کریمہ کے متعلق جب حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت فرمایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کَانَ خُلُقُہٗ الْقُرْآن۔ آپ کے اخلاق تو قرآن ہی تھے۔ یعنی آپ قرآنی تعلیم کا مکمل نمونہ تھے۔ گویا خداتعالیٰ نے آسمان سے جو شریعت قرآن کریم کی صورت میں نازل کی حضور نے اس پر عمل کر کے دنیا کو دکھا دیا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ ناقابلِ عمل ہے۔ ہر قسم کی روحانی اور جسمانی ترقیات کے اصول اور طریق قرآن کریم میں موجود ہیں

"یہ پیارا اور محبت سے پُر محبوب کا خط ہے جو اس نے اپنے بندوں کے نام لکھا۔ اب کون ایسا انسان ہے جو اِس کا علم حاصل کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی نہ لگا دے کسی معمولی دوست کا خط آ جائے تو اُن پڑھ انسان کو جب تک وہ چار پانچ سے پڑھوا نہ لے چین نہیں آتا۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مالکِ کل اور خالقِ کل اور رب العزّت کا خط انسانوں کے نام آئے تو وہ اُسے پڑھتے اور سمجھے بغیر چین سے بیٹھے رہیں اور اس میں لکھے ہوئے احکامات کے بجالانے سے غافل رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کریم کے سات سَو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں ...... سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں .... تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے ...... تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی .... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ ہدایت ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے .... قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کے کسی کتاب نے اپنی ابتداء میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ۔ یعنی ہمیں اپنی اُن نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئیں۔ جو نبی اور رسول۔ اور صدیق اور شہید اور صالح تھے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو کہ وہ تمہیں نہ صرف وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں بلکہ خدا کا تمہاری نسبت ان سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

خداتعالیٰ کی رحمانیت کے اس جلوہ سے فائدہ اٹھانا ہم سب کا فرض ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا جس کے ہاتھ میں نجات ہے اور جس کی رضا میں انسان کی دائمی خوشحالی ہے وہ قرآن کی اتباع کے بغیر ہرگز نہیں مل سکتا۔ پس قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی کوشش، اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں اور جو منصوبہ قرآن کریم کو سیکھنے سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے اس سے غفلت نہ برتیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴-جون ۶۶ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ تعلیم القرآن سکیم اور عارضی وقف کی مہم میں بہت برکت ڈالے گا اور ان تحریکوں کے ذریعہ انوارِ قرآن زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے دل کو نورِ قرآن سے اتنا منور کر لے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نور ہی نظر آئے اور پھر ایک معلّم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوارِ قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵-اگست ۶۶ء)

اِس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنا ہی مؤثر ترین مجاہدہ ہے۔ خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دین کی ہمدردی ہمارے دلوں میں پیدا فرمائے اور اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے جس کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے جلوے ہم ہر آن اور ہر لمحہ اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کرتے چلے جائیں تا ہمارا خداتعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا ہو جائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مؤرخہ ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱-۱۲-۱۳- جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات - جمعہ - ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد - ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

نامور شخصیتیں

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

(منقول از کتاب انجمن مصنفہ سید وحید الدین صاحب)

سید وحید الدین صاحب گلبرگ لاہور نے اپنی تصنیف "انجمن" (ذاتی یادداشتوں اور تاثرات کا مجموعہ) میں جہاں دیگر بعض نامور شخصیات پر قلم اٹھایا ہے وہاں آپ نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا تعارف کرانے کی غرض سے ایک خاص مقالہ لکھا ہے۔ جسے من و عن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

ممتاز قانون دان اور بین الاقوامی شہرت کے جج چوہدری سر ظفر اللہ خاں سے میرے ذاتی بلکہ خاندانی مراسم رہے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ اُن کا آبائی وطن ہے۔ اُن کے والد بھی نامور وکیل تھے۔ انہیں سے میرے بزرگوں کے تعلقات کا آغاز ہوا۔ بعد میں ان کے چھوٹے بھائی شکر اللہ خاں اور عبد اللہ خاں میرے گہرے دوست رہے۔

چوہدری صاحب نے بیرسٹری پاس کر کے لاہور میں پریکٹس شروع کی تو رہائش ہمارے آبائی مکانات کے قریب ہی اختیار کی۔ اور چند ابتدائی مقدمات کی پیروی کرنے کے بعد ہی انہیں اپنے ہم عصروں میں نمایاں حیثیت حاصل ہو گئی۔ اس زمانے میں تعلقات محض رسمی بات نہ سمجھے جاتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ والد مرحوم جن دنوں غیر متوازن اور زائد اخراجات کی وجہ سے مقروض تھے انہیں بعض مقدمات بھی لڑنا پڑے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بغیر کسی فیس کے پوری دماغ سوزی اور جانفشانی کے ساتھ اُن کے مقدمات کی پیروی کرتے رہے۔ ایک دوست کی مشکلات سے باخبر رہنا اور فرض سمجھ کر اس کی اعانت کرنا کردار کی بڑی خوبی ہے اور دوستی کا صحیح مفہوم بھی یہی ہے

اپنی غیر معمولی ذہانت اور خداداد لیاقت کی بنا پر اُن کی پریکٹس بہت جلد چمک گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اُن کا شمار پنجاب ہائی کورٹ کے ممتاز ترین وکلاء میں ہونے لگا۔ کچھ عرصے بعد پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ ایک طرف ان کی خداداد صلاحیتیں تھیں۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی نگاہِ کرم — سرکاری منصب یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے جوڑ توڑ اور دوڑ دھوپ اس فن سے اُن کی طبیعت کو کبھی کوئی مناسبت نہیں رہی منصب اور اعزاز کی انہوں نے خود تمنا نہیں کی۔ بلکہ یہ خود اُن کے تعاقب میں رہے۔ حکومت نے پیشکش کی۔ کہ وہ پنجاب ہائی کورٹ کا جج بننا قبول کریں۔ انہوں نے یہ پیشکش پسند نہ کی اور شکریے کے ساتھ انکار کر دیا لیکن جب میاں فضل حسین چند ماہ کے لئے رخصت پر گئے تو چوہدری صاحب نے چھ ماہ تک قائم مقام ممبر وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کی حیثیت سے فرائض انجام دئے۔

برصغیر ہند کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے لندن میں یکے بعد دیگرے جو تین راؤنڈ ٹیبل کانفرنسیں ہوئیں اُن سب میں انہوں نے ہندوستان کی نمائندگی کی اور بنیادی اہمیت کے مسائل کی ترجمانی کا حق اپنے ضمیر کے اطمینان کی حد تک نمایاں طور پر ادا کیا۔

برطانوی ہند کے وائسرائے کا دستور تھا۔ کہ مہینے میں ایک مرتبہ اپنی ایگزیکٹو کونسل کے کسی ہندوستانی ممبر کے ہاں ڈنر کھانا قبول کرتا۔ اس طرح ایک تو حکومت اور ممبروں کے درمیان روابط مضبوط ہوتے اور دوسرے اُس ہندوستانی ممبر کی عزت افزائی سمجھا جاتا۔

جب چوہدری ظفر اللہ خاں کی باری آئی تو انہوں نے وائسرائے سے کہا۔ کہ میرے ہاں ڈنر کی بجائے لنچ قبول کیا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا ساتھ ہی وجہ بیان کی کہ —

"رات کے کھانے پر شراب پیش کرنا میزبان کے فرائض میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ اور میرے گھر میں یہ چیز مہیا نہیں ہو سکتی"

وائسرائے نے چوہدری صاحب کی معذرت کا مقصد سمجھ لیا اور رات کے کھانے کی بجائے دن کے کھانے کی بات طے پا گئی یہ بات بظاہر معمولی ہے لیکن جو لوگ مصلحتوں کے لئے آناً فاناً اصول قربان کر ڈالتے ہیں ان کے لئے عبرت کے پہلو سے خالی نہیں۔

دیرینہ تعلقات کو وضعداری کے ساتھ قائم رکھنا ہر ملاقاتی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا اور مختصر سی گفتگو سے مخاطب پر اپنی شخصیت اور بالغ نظری کا نقش قائم کر دینا ان کے اخلاق و کردار . . . . . کی قابلِ ذکر مثالیں ہیں۔ یہ مثال اس اعتبار سے اور بھی دلچسپ ہے۔ کہ ان سے ملنے والا خواہ کسی علمی استعداد اور ذہنی سطح کا آدمی ہو، موصوف اپنی خوش خلقی کے باعث اسے کسی احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونے دیتے۔ گفتگو کرتے وقت تفنن اور بذلہ سنجی کا جو بھی موقع مل جائے اسے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جن دنوں چوہدری صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ تھے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کراچی آئے۔ یہاں ان کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ دعوت سے چند روز پیشتر چوہدری صاحب نے مجھے پیغام بھیجا کہ پنڈت نہرو کی واپسی پر میں چند روز کے لئے لاہور جاؤں گا اس موقع پر تمہاری موٹر میری سواری میں رہے گی۔ چنانچہ میں نے لاہور ٹیلیفون کر کے فوراً ہدایت کر دی دعوت استقبالیہ میں چوہدری صاحب سب مہمانوں سے ملتے ملاتے میری طرف بھی آئے اور ہنس کر فرمایا

"بھائی! انہیں میرا کام یاد ہے؟ میں نے عرض کیا —

"بھلا باپ کا حکم بیٹا کبھی بھول سکتا ہے"

اُن کے سامنے میرا ماضی بھی تھا۔ اور والد مرحوم کی زندگی بھی فوراً مسکرائے اور کہا۔

"میاں! اگر اس طرح میرا حکم مانو گے، جس طرح اپنے باپ کا حکم مانتے تھے۔ تو میرا کام ہو چکا۔ ہاں اگر اس طرح مانو گے، جس طرح میری بات وہ مانتا تھا۔ تو یقیناً ہو جائے گا"

اس جملے پر حاضرین نے، جن میں میرے بعض عزیز بھی شامل تھے اس زور کا قہقہہ لگایا کہ سب مہمانوں کی نظریں ہماری طرف اُٹھ گئیں۔

جوانی کے جذباتی دور میں ایک دفعہ چوہدری صاحب کے سامنے برسبیل تذکرہ میرے منہ سے نکل گیا کہ میکالے کا حافظہ بہت اچھا تھا اس کے بعد مجھے میکالے کے دو ایک جملے ازبر تھے وہ حرف بحرف سنا دئے — عنفوانِ شباب کا عالم تھا، فکر کی پختگی حاصل نہ تھی اس موقع پر میں نے لفظ بلفظ جو فقرے سنائے، اس میں ایک طرح اپنی قابلیت کا اظہار مقصود تھا یہ کمزوری لوگوں میں عام نظر آتی ہے میں اپنے آپ کو اس سے بالاتر نہ رکھ سکا۔

چوہدری صاحب میری کوشش کی تہ کو پہنچ گئے اور اس سے لطف بھی اٹھایا، لیکن یہ بات انہیں ہمیشہ یاد رہی — چنانچہ آج تک جب بھی ملاقات کا موقع ملتا ہے گفتگو کے دوران کسی نہ کسی طور پر میکالے کا ذکر ضرور کر جاتے ہیں — حتیٰ کہ جب میں نے ۱۹۶۰ء کے آخر میں "روزگار فقیر" شائع کر کے اُس کا ایک نسخہ اُن کی خدمت میں نیویارک بھجوایا تو انہوں نے اس پر اظہار پسندیدگی فرماتے ہوئے مجھے یہ فقرہ لکھا —

"مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ تم صرف میکالے کے اسکالر نہیں ہو بلکہ اسکے علاوہ اور بھی کچھ جانتے ہو"

(باقی)

داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان

جو احمدی نوجوان امسال نشتر میڈیکل کالج ملتان کی فرسٹ ایئر ایم بی بی ایس کلاس میں داخلہ لینے کے متمنی ہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ تاکہ انہیں ابتدائی مشکلات سے بچایا جا سکے۔

پتہ: کمرہ نمبر سات ابن سینا ہال نشتر میڈیکل کالج ملتان

خاکسار الطاف الرحمن سیکرٹری احمدیہ کالج سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ملتان

الفضل میں اشتہار دینا مفید کاروبار ہے۔

مستورات میں تعمیر مساجد کا شوق

مکرم سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کی اطلاع کے مطابق جماعت احمدیہ ہندوالی ضلع راولپنڈی کی ایک مخلص بہن محترمہ نبی بیگم صاحبہ نے اپنے داماد ملک اللہ یار خان صاحب اور دو بیٹوں کو اپنی وفات کے چند روز قبل یہ وصیت کی تھی کہ [illegible] روپے مرحومہ کی طرف سے تعمیر مساجد کے لئے دے دئے جائیں۔ چنانچہ رقم مذکورہ مرکز کو بھجوائی جا چکی ہے۔

یہ واقعہ اس امر پر دال ہے کہ احمدی مستورات کو تعمیر مساجد کا کس قدر شوق ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کے داماد اور بیٹوں کو جنہوں نے مرحومہ کی اس نیک خواہش کو پورا فرمایا ہے۔ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تکبر کی قسمیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے۔ اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں۔ مومن کو چاہیئے کہ ان تمام سرچشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے۔ اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔"

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں۔ اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں۔ مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے۔ جو اس میں رہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اسلئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہیئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیدانی تھی اسے پیاس لگی دوسرے کے گھر جا کر کہنے لگی۔ کہ اچھی تو پانی پلا مگر پیالہ کو دھو لینا کیونکہ تم امتی ہو اور میں سیدانی اور آل رسول ہوں۔ بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے۔ کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہیئے مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہوتی اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔"

ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰۲-۲۰۱

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

میرے والد محترم امام دین صاحب جہاں کبھی بھول جاتے خود گھر پہنچ جاتے۔ آج انہیں سولہ دن گھر سے گئے ہوئے ہو گئے ہیں۔ بہت پریشانی رہتی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے متعلق علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(محمد یوسف احمدی چک شام کے متصل شیخوپورہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

خدام بھائی استفادہ کریں!

۱۔ گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائلپور

ایک سالہ B.E.d کورس

شرائط۔ بی اے یا بی ایس سی ڈگری۔ بی اے کا نتیجہ نکلنے کے پندرہ روز کے اندر۔ درخواست مجوزہ فارم پر جو اپنا پتہ لکھے ہوئے بڑے سائز کا لفافہ جس پر ۵۹ پیسے کے ٹکٹ لگے ہوں بھجوا کر منگوایا جا سکتا ہے۔

۲۔ میونسپل کالج آف کامرس لائلپور

بی کام تین سالہ کورس

شرائط: انٹرمیڈیٹ کامرس یا انٹرمیڈیٹ آرٹس اکنامکس کے ساتھ

۳۔ ویسٹ پاکستان کالج آف ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی لائلپور

چار سالہ ڈگری کورس سپننگ ویونگ اور ٹیکسٹائل کیمسٹری میں۔

شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ۔ ریاضی فزکس اور کیمسٹری کے ساتھ

۴۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ کالج لائلپور

انڈسٹریل آرٹس ایجوکیشن

سرٹیفکیٹ و ڈپلومہ کورس۔ سرٹیفکیٹ ان انڈسٹریل آرٹس

شرائط میٹرک فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن سائنس اور ڈرائنگ کے ساتھ

ڈپلومہ ان انڈسٹریل آرٹس شرائط بی اے یا بی ایس سی۔ میٹرک میں سائنس اور ڈرائنگ۔ یک سالہ کورس۔

۵۔ پنجاب ہومیوپیتھک میڈیکل کالج لائلپور

۵ سالہ کورس آخر میں B.H.M.S کی ڈگری

شرائط۔ میٹرک یا اس کے برابر کوئی دوسرا امتحان۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فٹر اور ٹرنر کی ٹریننگ حاصل کرنے کا موقع

فٹرز و ٹرنرز میں تین سالہ ٹریننگ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے نوجوان جن کا رجحان صنعت کار بننے کا ہو وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ پاکستان میں ایسے پیشہ وروں کے لئے ترقی کے بہت امکان ہیں: شرائط اور فرم کا نام جس کو عرضی بھجوانی ہے حسب ذیل ہے

تعلیم: مڈل یا انڈر میٹرک عمر: ۱۵ تا ۲۰ سال

اپرنٹس شپ کورس کے دوران ۵۰/- روپے تا ۱۰۰/- روپے وظیفہ دیا جائیگا۔ ۱۲/۵۰ روپے کی ہر سات ماہ کے بعد ترقی دی جائے گی۔ امیدوار اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں ایم شبیر اینڈ برادرز بادامی باغ لاہور کو ارسال کریں۔

نوٹ: مزید اطلاعات کے لئے براہ راست اس فرم سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار نے بی اے کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری والدہ محترمہ ایک عرصہ سے صاحب فراش ہے۔ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حبیب اللہ خاں رانا زعیم مجلس خدام الاحمدیہ پنڈی بھاگو۔

۲۔ خاکسار کی اہلیہ کا عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمد سلیم ڈیرہ غازیخان)

۳۔ امسال میرے چھوٹے بھائی عبدالباسط ابن چوہدری عبدالرحیم صاحب ایس ڈی او ریٹائرڈ اسلامیہ پارک لاہور نے لندن سے ایف آر۔ سی ایس برین سرجری کا امتحان پاس کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو سلسلہ اور سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(مبارکہ شمیم گلبرگ لاہور)

۴۔ میری بچی عزیزہ ثریا ضیاء کا لاہور میو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے میں تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ میری بچی کو اللہ تعالیٰ کامل صحت دے۔

بیگم ضیاء الحق از لاہور

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع دلائل تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۳۸

امۃ القیوم بنت چوہدری بشیر احمد صاحب ڈنیس پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مردان۔ ڈاک خانہ مردان ضلع مردان مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ابا جان کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

۲۔ اس وقت میرے پاس ایک رسٹ واچ مالیتی -/۵۰ روپے ہے۔ اور ایک جوڑی طلائی بالیاں وزنی ۴ ماشے۔ -/۴۲ روپے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

۳۔ اگر کوئی اور جائداد اس کے بعد میری ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وشرط اول -/۱

الامۃ:- امۃ القیوم بنت چوہدری بشیر احمد ڈنیس

گواہ شد:- بشیر احمد ڈنیس والد امۃ القیوم مالک سیالکوٹ ریڈیو کارپوریشن بنک روڈ مردان

گواہ شد:- کیپٹن احمد دین پنجاب سنٹر۔ مردان۔

مسل نمبر ۱۸۹۳۹

چوہدری مظہر علی ولد حاجی صدر علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن مکان نمبر ۱۵ مین بازار گوالمنڈی لاہور مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۳۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ وشرط اول -/۵

العبد:- چوہدری مظہر علی

گواہ شد: محمود احمد قریشی مکان نمبر ۸۹ دلشاد گلی ۱۲۷۔ نسبت روڈ۔ لاہور

گواہ شد:- رشید احمد خان حسبنت بلڈنگ میکلوڈ لنک روڈ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۹۴۱

شریف احمد بھٹی ولد چوہدری روشن دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور شہر ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ دو صد پچیس روپے ہے۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اس ماہوار آمد کی جو کہ بصورت تنخواہ ہے۔ اس کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو بوقت ضرورت دیتا رہوں گا۔

نیز اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا مجھے کہیں سے ملے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری وصیت آج کی تاریخ ہی سے منظور فرما کر مشکور فرماویں نیز چندہ شرط اول مبلغ ایک روپیہ۔

العبد۔ شریف احمد بھٹی معرفت لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ۔ لائل پور

گواہ شد، میاں افتخار علی لائل پور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ۔ لائل پور۔

گواہ شد، فضل دین منگوی سیکرٹری وصایا حلقہ غلام محمد آباد۔ لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۹[illegible]

محمد بی بی بنت چوہدری کرم داد صاحب قوم گوندل جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تقریباً۔ بیعت دسمبر ۱۹۶۵ء ساکن گورائے ضلع گجرات حال جھور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت ایک تولہ طلائی کانٹے قیمتی تقریباً -/۱۲۵ روپے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی زیور اور نقدی نہیں۔

اور نہ ہی میری کوئی آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میری زندگی میں مجھے کوئی جائداد ملی۔ یا مجھے کسی قسم کی آمد ہوئی تو میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اس کا حصہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو میرے ورثاء اس کا حصہ بموجب وصیت ادا کریں گے۔ وشرط اول -/۲ روپے)

الامۃ: محمد بی بی بنت چوہدری کرم داد قوم جٹ گورایہ۔ ساکن گورائے ضلع گجرات

گواہ شد: محمد ابراہیم شاد ولد اللہ دتہ نمبردار سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک جھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- ماسٹر فتح علی ہاشمی سیکرٹری تحریک جدید جھور چک ۱۱۷۔ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۸۹۴۲

میں ریاض احمد ظفر ولد چوہدری خان محمد صاحب قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن دار العلوم غربی ربوہ۔ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ رمئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ والد صاحب کی طرف سے مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ کے لئے ملتے ہیں۔ جس پر میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۹ مئی ۶۷ سے منظور فرمائی جاوے۔ وشرط اول ایک روپیہ)

العبد: ریاض احمد ظفر ابن چوہدری خان محمد صاحب گوندل۔ دار العلوم غربی ربوہ

گواہ شد محمد صادق سب انسپکٹر وصایا

گواہ شد: محمد حنیف سیکرٹری مال دار العلوم ربوہ

مسل نمبر ۱۸۹۴۴

میں روشن دین ولد نظام الدین صاحب قوم بھٹی پیشہ بوٹ میکر عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ۔ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۶/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ ایک مکان پختہ میں سے ایک کمرہ واقعہ دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ جس کی موجودہ مالیت آٹھ سو روپے ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۲) اس جائداد کے علاوہ میری ماہوار آمد چالیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جاوے۔

وشرط اول ایک روپیہ)

العبد: نشان انگوٹھا روشن دین بوٹ میکر گولبازار ربوہ

گواہ شد: بشیر احمد ولد محمد ابراہیم گولبازار ربوہ

گواہ شد:- بشیر احمد اختر ولد رشید دین اکاؤنٹنٹ ایم۔ ای۔ سنڈیکیٹ۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۹۴۵

میں جمیلہ بیگم زوجہ محمد امیر شاہ باڈی گارڈ حضرت اقدس قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد میں میری شادی کے زیور بوجہ تنگ دستی فروخت ہو کر خرچ ہو چکے ہیں اس کے علاوہ میری ملکیت حسب ذیل ہے:۔ حق مہر -/۲۰۰ روپے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

وشرط اول ۵۰۔ ۲ روپے)

الامۃ: جمیلہ بیگم زوجہ محمد امیر شاہ خان باڈی گارڈ

گواہ شد: امیر شاہ خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:- عبد السلام واقف زندگی۔ باڈی گارڈ

دین کیلئے ان لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو کلیتہً خدمت کیلئے وقف کر دیں

مگر ایک رنگ میں وہ شخص بھی واقفِ زندگی ہے جس کے تمام اوقات خدا کی منشا کے تحت گزرتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ میں بتایا کہ ان لوگوں کے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ زراعت نہیں کرتے یا کوئی اور دنیوی کام نہیں کرتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ تجارتیں تو کرتے ہیں مگر ان کے دل خدا تعالےٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کے کان خدا تعالےٰ کی آواز سننے کے منتظر ہوتے ہیں جونہی ان کے کانوں میں مؤذن کی آواز آتی ہے وہ اپنی تجارت کو چھوڑ کر۔ اپنی زراعت کو چھوڑ کر اور اپنی صنعت و حرفت کو چھوڑ کر دوڑتے ہوئے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب رات آتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس خیال سے کہ دن کو ہم نے ہل چلایا ہے یا کوئی اور مشقت کا کام کرنا ہے سوئے ہی رہیں اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے نہ اٹھیں۔ بلکہ جب تہجد کا وقت آتا ہے تو وہ خود بستر سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کے لئے ان لوگوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو کلیتہً خدمت کے لئے وقف کر دیں مگر وہ شخص بھی ایک رنگ میں واقفِ زندگی ہے جس کے تمام اوقات خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت گزرتے ہیں۔ اور وہ ہر آن اور ہر گھڑی خدا تعالےٰ کے حکم پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اگر وہ تجارت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے تجارت کرو اگر وہ زراعت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے کہ زراعت کرو۔ اگر وہ کسی اور پیشہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے کہ تم پیشوں کی طرف متوجہ ہو۔ پس اس کی تجارت۔ اس کی زراعت اور اس کی صنعت لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ کی مصداق ہوتی ہے جو خدا تعالےٰ کے ذکر سے اسے غافل نہیں کرتی۔ یہ نہیں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے اور وہ کہنے لگ جائے کہ میں کیا کروں۔ میری تجارت کو نقصان پہنچے گا۔ میری زراعت میں حرج واقع ہوگا۔ بلکہ اُسے اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہنے کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں وہ جانتا ہی نہیں کہ میں تاجر ہوں۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ میں زمیندار ہوں وہ جانتا ہی نہیں کہ میں صناع ہوں۔ بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ساری عمر ہی خدا تعالےٰ کے سپاہیوں میں شامل رہا ہوں اور اسی کی تنخواہ کھاتا رہا ہوں اور اب وقت آگیا ہے کہ میں حاضر ہو جاؤں اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دوں۔ پس باوجود تجارت کرنے کے وہ واقفِ زندگی ہے۔ باوجود زراعت کرنے کے وہ واقفِ زندگی ہے اور باوجود کوئی اور پیشہ اختیار کرنے کے وہ واقفِ زندگی ہے۔ مگر جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ جس کے کانوں میں خدا تعالےٰ کی یا اس کے مقرر کردہ کسی نائب کی آواز آتی ہے اور بجائے اس کے کہ وہ اپنے دل میں بشاشت محسوس کرے اور کہے کہ وہ وقت آگیا ہے جس کا میں منتظر تھا وہ اپنے دل میں قبض محسوس کرتا ہے اور قربانی کرنے سے بچتا ہے اور اسے اپنے لئے ایک تکلیف اور دکھ سمجھتا ہے۔ تو ایسا انسان درحقیقت خدا تعالےٰ کی فوج میں شامل نہیں"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اوّل صفحہ ۳۳۱، ۳۳۲)

داخلہ جامعہ احمدیہ

دینی شغف رکھنے والے میٹرک ایف اے۔ بی اے۔ اور ایم اے پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں ۱۶ سے ۱۸ ستمبر کو داخلہ ہوگا۔ خواہشمند طلباء اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تاریخوں میں داخلہ وانٹرویو کے لئے جامعہ میں صبح ۸ بجے پہنچ جائیں۔ فارم داخلہ اور پراسپیکٹس دفتر سے حاصل کریں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

میرے ماموں سید خورشید عالم صاحب ۱۰، ۱۱ ستمبر کی شب کو تین بجے کے قریب ایک مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک، مخلص احمدی تھے آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا بچہ عمر ۷ سال چھوڑا ہے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے

سید غلام احمد شاد
(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں)

تعلیم الاسلام کالج کا بی۔ ایس سی۔ کا نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے امسال بی۔ ایس سی کے امتحان میں جو طلبہ شریک ہوئے تھے ان میں سے ۲۸ طلبہ کے نتیجہ کا اعلان ہوا ہے جن میں سے ۱۵ طلبہ کامیاب قرار پائے نتیجہ کی اوسط ۵۳٫۶ فیصدی ہے جبکہ یونیورسٹی کی شرح فی صد ۳۹٫۷ ہے۔ ۷ طلبہ کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ ۶ طلبہ کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱	۱۰۶۳۹	مبشر احمد	۳۶۶	سیکنڈ
۲	۱۰۶۴۰	سید مولود احمد	۴۱۹	″
۳	۱۰۶۴۳	منیر احمد حمید	۳۸۱	″
۴	۱۰۶۴۴	نذیر احمد مرزا	۴۵۵	فرسٹ
۵	۱۰۶۴۵	محمد یوسف شاد	۳۹۶	سیکنڈ
۶	۱۰۶۴۶	محمد یونس شمس	۴۳۹	فرسٹ
۷	۱۰۶۵۳	سلیمان احمد طاہر	۴۱۱	سیکنڈ
۸	۱۰۶۵۲	قریشی فائز محی الدین	۴۱۳	″
۹	۱۰۶۵۵	جاوید احمد خان	۳۹۶	″
۱۰	۱۰۶۵۶	طاہر محمود	۳۴۸	تھرڈ
۱۱	۱۰۶۶۱	رشید احمد کھوکھر	۳۶۴	سیکنڈ
۱۲	۱۰۶۶۶	ظہیر منیر چوہدری	۳۶۲	″
۱۳	۱۰۶۶۸	محمد عبداللہ	۳۹۳	″
۱۴	۱۰۶۷۱	فصیح احمد چیمہ	۴۳۱	فرسٹ
۱۵	۱۰۶۷۲	اکبر علی باجوہ	۴۳۹	″

مندرجہ ذیل طلباء کمپارٹمنٹ میں آئے :-

نمبر شمار	رول نمبر	نام	کمپارٹمنٹ
۱	۱۰۶۳۸	سید نصیر احمد شاہ	ریاضی جنرل
۲	۱۰۶۵۲	محمد انور کاہلوں	شماریات
۳	۱۰۶۵۷	سلمان احمد	انگریزی (لازمی)
۴	۱۰۶۶۰	مقبول احمد	کیمسٹری
۵	۱۰۶۶۴	منیر احمد جنجوعہ	کیمسٹری
۶	۱۰۶۶۹	محمد عارف چیمہ	انگریزی (لازمی)

نتیجہ بعد میں !

نمبر شمار	رول نمبر	نام	
۱	۱۰۶۴۱	عبدالرشید منگلا	R.L
۲	۱۰۶۴۲	ادریس احمد	R.L
۳	۱۰۶۵۱	نعیم صدیقی	R.L
	۱۰۶۵۴	سلیم احمد	R.L
	۱۰۶۶۳	شریف احمد	R.L
	۱۰۶۶۷	منیر الحق راجہ	R.L
	۱۰۶۷۳	بشیر احمد طارق	R.L

بارھواں مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انصار اللہ کو چاہیے کہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ۔ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۶۴